نمبر ۸۴ | مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو ابھی انفلوئنزا کے باعث کھانسی اور زکام کی تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں۔

۱۴ جنوری ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور تشریف لائے۔ دفتر سمال ٹاؤن کمیٹی۔ شہر کے کئی حصص تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ کا ملاحظہ فرمایا۔ بہشتی مقبرہ دیکھنے کے لئے بھی گئے۔ ساڑھے چار بجے قصر خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ اور چائے نوشی کے بعد بنگلہ ہرچووال چلے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ رکھنے کی توفیق حاصل ہونیکے لئے دعا

"عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو۔ اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ ۶۰ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء شروع ہو کر نابینائی آجاتی ہے۔ سچ کہا ہے۔ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے۔ اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ع

مُوئے سفید از اجل آرد پیام

اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے ان تصوموا خیر لکم۔ یعنے اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو۔ تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔

ایک بار میرے دل میں آیا۔ کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے۔ تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔

اس لئے مناسب ہے۔ کہ ایسا انسان جو دیکھے۔ کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں۔ تو دعا کرے۔ کہ الٰہی۔ یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں۔ یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں۔ یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

ترکی اور نجد وحجاز کے مابین معاہدہ

اگست ۱۹۲۹ء میں مذکورہ بالا دونوں حکومتوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا۔ وہ ام القریٰ کی ایک تازہ اشاعت میں شائع ہوگیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ فریقین کے مابین صلح اور امن رہے گا۔ سفراء کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اور فریقین کی رعایا کے ساتھ دونوں ممالک میں یکساں سلوک رہے گا۔

زائرین بیت اللہ

۱۹۔ دسمبر کے اخبار ام القریٰ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سمندر کے راستہ آنے والے حاجیوں کی تعداد ۴۸۱۰ تک پہونچ گئی ہے۔

افغانستان اور جاپان میں معاہدہ

ایک اطلاع ہے۔ کہ لنڈن میں جاپان اور افغانستان کے درمیان تجارت اور مودت کا عہد نامہ مکمل ہوگیا ہے۔

مصر میں ہوائی جنگ کی مشق

قاہرہ کی ایک خبر ہے۔ کہ تین ہوائی جہاز جن میں سے ہر ایک میں تیئیس مسلح فوجی بیٹھ سکتے ہیں۔ کیپ ٹاؤن کی طرف دو طرفہ پرواز کے لئے روانہ ہوگئے۔ اثنائے راہ میں افریقہ کے مختلف حصوں میں یہ ہوائی جنگ کی مشق کریں گے۔

شاہ مصر کا دورہ

۱۵۔ دسمبر کو شاہ فواد شمالی علاقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اور ۲۷۔ دسمبر کو مختلف صوبوں کی سیاحت کے بعد واپس قاہرہ پہونچ گئے۔ آپ کے ہاں ۱۷۔ دسمبر لڑکی پیدا ہوئی۔

نگ حمادی کے بند کا افتتاح

۱۹۔ دسمبر کو شاہ مصر نے ناگ حمادی بند کا افتتاح کیا۔ اس سے اسیوطہ اور دفنا کی کمشنریوں کو ہر وقت پانی مل سکے گا۔ خواہ کافی طغیانی نہ بھی ہو۔

قدس شریف میں انگریزی ہوٹل

قدس شریف کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں مغربی طرز کے ایک عظیم الشان ہوٹل کا افتتاح ہوا ہے۔ شرق ادنےٰ میں یہ اپنی قسم کا واحد اور سب سے بڑا ہوٹل ہے۔

ترکی حکومت کا باغیوں کے خلاف اقدام

کمال پاشا کی حکومت کے خلاف رجعت پسندانہ تحریک کے سلسلہ میں قسطنطنیہ کے ممتاز شیوخ اور منی مین کے بیس درویش گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور دو اضلاع میں حکام اعلےٰ اور پولیس افسر بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ منی مین میں فوجی عدالت قائم کی گئی ہے۔ تا مشتبہ سپاہیوں کے رویہ کی تحقیقات کی جائے۔

عرب میں وائرلیس

سلطان ابن سعود نے ایک برطانی کمپنی سے معاہدہ کیا ہے۔ کہ عربستان کے ۱۵۔ بڑے بڑے مراکز میں وائرلیس کے سٹیشن قائم کئے جائیں۔ اس کے علاوہ موٹر لاریوں میں بھی ایسے آلات لگائے جائیں گے۔ تا جب سلطان صحرا میں سفر پر ہوں۔ تو ملکی حالات سے آگاہ رہ سکیں۔ اور سلسلہ رسل ورسائل قائم رکھ سکیں۔

ترکی کے وزیر مالیہ کا استعفا

انگورہ کی ایک خبر ہے۔ کہ وزیر مالیہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔

عمان میں پوٹاس کی کان

معلوم ہوا ہے۔ کہ عمان میں پوٹاس کی ایک کان دریافت ہوئی ہے جس سے استفادہ کے لئے پانچہزار مزدور اور دس لاکھ پونڈ کی رقم درکار ہے۔

ایران میں قدیم سکے

جزیرہ ہنگام کچھ عرصہ پہلے برطانیہ کے ماتحت تھا۔ لیکن اب ایران کے حق میں خالی کر دیا گیا ہے۔ یہاں مزدور زمین کھود رہے تھے۔ کہ سونے چاندی کے سکوں کی خاصی مقدار برآمد ہوئی۔ جو سلاطین آل عباس اور دیگر شاہان ایران کے عہد کے ہیں۔

پیرس میں عراقی سفارت

بغداد کی ایک خبر ہے۔ کہ حکومت عراق نے پیرس میں اپنا سفارت خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

شریف حسین کی امداد

عراق کی پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش ہونے والی ہے۔ کہ وزارت اوقاف کی بعض جائدادوں کی آمدنی میں سے شریف حسین سابق شاہ حجاز کو امداد دی جائے۔

عراق کا جبری فوجی نظام

بغداد کی ایک خبر ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں جبری عسکری نظام کا بل پیش ہوگا۔

ایران کی جدید ریلوے لائن

جرمنی کمپنی کے ڈائرکٹر نے جس کے سپرد یہ کام ہے۔ ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ اوائل فروری تک ۱۲۸ کیلومیٹر ریلوے لائن مکمل کر کے ایرانی حکومت کے سپرد کر دی جائے گی۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں شاندار جلسہ

یوروپین اور ہندوستانی معززین کی شمولیت

لنڈن سے ۵ جنوری کو حسب ذیل تار امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ باوجودیکہ گول میز کانفرنس کے مندوبین بوجہ ضروری سب کمیٹیوں کے اجلاسوں کے پوری طرح شامل نہ ہوسکے۔ جلسہ بہت پُر رونق ہوا۔ مہاراجہ پٹیالہ نے معذرت کا پیغام ارسال کیا۔ حافظ وہبہ (سفیر حجاز) مسز بین۔ مسٹر آئزک فٹ۔ لارڈ لیمنگٹن۔ لارڈ مسٹن۔ سر ینگ ہسبینڈ۔ مسٹر اڈ وائر۔ مسٹر بٹلر۔ مسٹر کریڈاک۔ مسٹر ہرٹز وگ۔ مسٹر بارنے۔ مسٹر ڈنڈن۔ مسٹر سیکفرسن مسٹر گلینول۔ نواب امین جنگ۔ سر عمر حیات۔ جنرل بارڈ۔ سر سلطان احمد خان اور مسٹر تانبے بنفس نفیس شامل ہوئے۔ امام مسجد نے ایڈریس پڑھا جس میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور گول میز کانفرنس سے بہترین نتائج کی توقع کا اظہار کیا۔ مسٹر آئزک فٹ نے جواب دیا۔ اور کہا کانفرنس کی وجہ سے ہندوستانی مسائل کے متعلق یہاں ایک عام دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اور اس سے برٹش اور انڈین ڈیلیگیٹوں کے درمیان دوستانہ اور ہمدردانہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ مسٹر اڈوائر نے جماعت احمدیہ کی مفید سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی پُر حکمت ہدایات کی بے حد تعریف کی۔ نواب امین جنگ صاحب بہادر نے مع بیگم صاحبہ اور صاحبزادی کے مسجد کا معائنہ کیا۔

خاکسار فرزند علی

مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبائعین کے ڈھول کا پول

براوران۔ ناظرین الفضل مضمون مندرجہ اخبار مورخہ ۱۳ جنوری سالِ رواں بعنوان "غیر مبائعین کو کار خاص کے صلہ میں مربعے اور خطابات" ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ جس قابلیت سے یہ مضمون جناب ایڈیٹر صاحب نے خصم کے اقوال کی بنا پر لکھا ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ مگر یہ مضمون ایسا نہیں۔ جسے ناظرین الفضل پڑھ کر رکھ چھوڑیں۔ بلکہ اسے ہر غیر احمدی اور غیر مبائع کے ہاتھ میں پہونچانا ضروری ہے۔ تاکہ امیر جماعت غیر مبائعین اور ان کے ساتھیوں کی حقیقت واضح ہو جائے۔

پس میں استدعا کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا عنوان سے اس مضمون کو ٹریکٹ کی صورت میں ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا جائے۔ کیونکہ میرے خیال میں یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کی ان خدمات کا جو انہوں نے جماعت احمدیہ میں پھوٹ ڈال کر متواتر پندرہ سال کیں اور اب اُن کے ثمرات انہیں حاصل ہوئے ان سے لوگوں کو آگاہ نہ کیا جائے۔ شیخ مشتاق حسین کنٹریکٹر دارالسلام گوجرانوالہ

اگر احباب توجہ فرمائیں۔ تو یہ مضمون بہت تھوڑے خرچ پر بصورت ٹریکٹ شائع ہوسکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

مردم شماری کے متعلق ہندوؤں کی سرگرمیاں

اور

مسلمانوں کی غفلت

مردم شماری کے سلسلہ میں ہندوؤں کی سعی اور جدوجہد ملت ہوئی۔ ارادوں، منصوبوں اور تجاویز سے تجاوز کر کے عملی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ہندوستان میں کروڑوں انسان ایسے آباد ہیں۔ جنہیں مردم شماری میں آج تک ہندو سمجھا جاتا رہا ہے لیکن حقوق دینے کے وقت ہندوؤں نے کبھی انہیں نزدیک بھی نہیں پھٹکنے دیا۔ ان لوگوں میں اب کافی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ اب ہندوؤں میں شمار نہیں ہونگے۔ لیکن انہیں اپنے ساتھ شامل رکھنے کے لئے ہندوؤں کی کوششیں ان کی علیحدگی کی کوششوں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اور چونکہ ہندو عرصہ دراز سے ان پر قابو پائے ہوئے ہیں۔ اس لئے تعجب نہیں۔ کہ باوجود ان کے انکار کے ہندو اب بھی انہیں ہندو شمار کرانے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہندوؤں کے تمام بڑے بڑے لیڈر ایک ایسی مرکزی کمیٹی کے ممبر بن چکے ہیں۔ جس کے ماتحت تمام ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوشش کے لئے کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں ؛

علاوہ ازیں وہ پرچارک اور مشنری جو اب تک اوم کا جھنڈا بلند رکھنے اور دیگر مذاہب کا کھنڈن کرنے کی نیت سے مختلف مقامات کا دورہ کیا کرتے تھے۔ اب اس کام سے فارغ کر کے مردم شماری کے کام پر لگا دئے گئے ہیں۔ اس طریق کار کی وسعت کا اندازہ کرنے کے لئے آریہ اخبار "پرتاپ" کی ایک اطلاع ملاحظہ ہو۔ جس میں لکھا ہے :-

"سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک شریمان پنڈت سری رام جی رگھوناتھ ضلع میانوالی کا دورہ کریں گے۔ پنڈت چرنجی لال جی اور نارائن داس جی جہلم۔ راولپنڈی اور پشاور کے اضلاع میں دورہ کریں گے۔ پنڈت گمیہ پتی بابو رام جی سب آفس پنڈ دادن خان میں کام کر رہے ہیں۔ پنڈت سری کرشن جی شاستری و پنڈت چمن لال جی کرنال میں دورہ کر رہے ہیں۔ پنڈت رادھیش جی شاستری و ماسٹر جسونت سنگھ جی پشاور جا رہے ہیں" (۲-جنوری)

ایک اور اطلاع حسب ذیل ہے :-

"ہندو سیوا آشرم کی طرف سے مردم شماری کا کام پوری سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ پنڈت چندر سین انبالہ ضلع کا دورہ کر کے امرتسر پہونچ چکے ہیں۔ لالہ شیو رام سیوک نے چونیاں میں تقریر کی اور مردم شماری کے متعلق ہندوؤں کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ پنڈت امرناتھ شرما۔ شاہ پور اور گجرات کے ضلع میں گھوم رہے ہیں۔ لالہ چانن شاہ بھیں ضلع اٹک میں کام کر رہے ہیں" (۲۴-دسمبر)

اس کے علاوہ اخبارات میں ایک مطبوعہ فارم کا خاکہ شائع ہوا ہے جو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہندوؤں اور اچھوتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ "شمار کنندہ کو یہ فارم دکھائیں کہ اس طرح خانہ پُری کرے"۔ اس فارم کے متعلق "پرتاپ" (۸ جنوری) کا بیان ہے۔ کہ یہ "لاکھوں کی تعداد میں" چھپوائی گئی ہیں۔ اور ان کا منشا یہ ہے۔ کہ تمام لوگ اپنے آپ کو آریہ سماجی اور اپنا مذہب ویدک دھرم لکھوائیں۔ اپنی زبان ہندی بتائیں۔ اور یہ بھی لکھائیں کہ وہ ہندی پڑھے ہوئے ہیں۔ معاصر انقلاب کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ فارم آریہ اور اچھوت اقوام کے علاوہ سکھوں اور بعض جاہل مسلمانوں میں یہ کہہ کر تقسیم کی جا رہی ہے کہ جب مردم شماری والے آئیں۔ تو ان کو یہ پرچی دکھا کر کہہ دو۔ کہ اسے نقل کر دیں"۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے کس قدر مختلف جیسے مختلف مقامات پر پُر فریب طریقوں سے کتنی سرگرمی اور انہماک سے کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے سامنے صرف یہی مقصد نہیں۔ کہ اپنی تعداد کو بڑھا چڑھا کر دکھائیں۔ بلکہ اُردو کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے وہ یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ تمام صوبہ میں ہندی رائج ہے اور اکثریت ہندی خواندہ ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پنجاب میں ایک فیصدی بھی اس زبان سے آشنا نہیں۔ اگر انہیں اس امر کا یقین ہوتا کہ دیہات میں کوئی ایک شخص بھی ہندی پڑھا ہوا مل سکے گا۔ تو انہیں اپنے پروپیگنڈا کے لئے یہ فارم اردو میں چھپوانے کی ضرورت نہ ہوتی ؛

یہ تو مجمل سی کیفیت ان کارروائیوں کی ہے۔ جو ہندوؤں کی مختلف پبلک جماعتیں مردم شماری میں اپنی تعداد بڑھانے کے لئے سرانجام دے رہی ہیں۔ اور جنہیں نہایت احتیاط کے ساتھ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ لیکن ان سے یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ سب کچھ جو ہندو کر رہے ہیں۔ یہی ہے۔ پس پردہ جو نہایت خطرناک اور نقصان رساں کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ اول تو یونہی ان کا پتہ لگانا مشکل ہے لیکن جبکہ مسلمان اس طرف سے بالکل غافل اور لاپرواہ ہیں۔ ان سے آگاہ ہونا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ تاہم ایک دو باتیں جن کا کسی نہ کسی طرح سُراغ لگ گیا ہے۔ اس حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ہندو نہایت خطرناک چالیں چل رہے۔ اور مسلمانوں کی غفلت سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مثلاً معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض حد سے زیادہ چالاک لوگ مسلمانوں میں اس قسم کی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ کہ حکومت کوئی جدید ٹیکس عائد کرنے کے لئے سب لوگوں کے نام لکھوا رہی۔ اور ان کی تعداد معلوم کر رہی ہے۔ مسلمان چونکہ پہلے ہی غربت اور فاقہ کے بُری طرح شکار ہیں۔ اس لئے اس قسم کے پراپیگنڈا کا یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ وہ اپنی جہالت اور بے خبری کی وجہ سے مردم شماری سے خوف کھا رہے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ اول تو مردم شماری کرنے والوں کے سامنے ہی نہ آئیں۔ لیکن اگر ایسا نہ کر سکیں۔ تو اپنے گھر کے آدمیوں کی تعداد کم لکھائیں۔ یہ ایک نہایت خطرناک چال ہے۔ جس کا مسلمانوں کی تعداد پر نہایت بُرا اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو نقصان پہونچائیں گے ؛

اسی طرح معاصر "اتحاد" پٹنہ (۲-جنوری) نے یہ نہایت ہی اہم انکشاف کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبہ بہار میں مسلمانوں کی تعداد کو جو پہلے ہی بہت کم ہے۔ سخت نقصان پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معاصر مذکور کے نامہ نگار نے لکھا ہے :- کہ شہر بھاگلپور میں مسلمانوں کے بہت سے مکانات ایسے ہیں۔ جن پر ہندو ملازمین مردم شماری نے نمبر ہی نہیں لگائے۔ اسی طرح موضع قطب پور متصل پٹنہ میں بھی بہت سے مسلمانوں کے مکانات بغیر نمبروں کے چھوڑ دئے گئے ہیں۔ اور مزید ستم ظریفی یہ ہے۔ کہ جب ہندو شمار کنندوں کو توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے نہایت بے پرواہی سے کہدیا کہ غلطی سے چھوٹ گئے ہیں۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ فارم اوپر جا چکے ہیں۔ مسلمانوں کے مکانات پر نمبر لگانے میں تو انہیں غلطی لگ گئی۔ لیکن ہندوؤں کے ان مکانوں پر بھی نمبر لگا دئے گئے جن میں مویشی رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح بستی شاہ سبا بھاگلپور کے متعلق بھی یہی رپورٹ ہے۔ کہ وہاں بھی ایک ہندو شمار کنندہ نے کئی

مغرز دمعروف مسلمانوں کے مکانات بغیر نمبر کے چھوڑ دئیے ؛

ان واقعات سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ آریہ - غیر آریہ سناتنی غرضکہ ہر عقیدہ وخیال کی سوسائیٹیاں۔ ان کے پرچارک چھوٹے بڑے حتیٰ کہ سرکاری ملازمین بھی ناجائز سے ناجائز طریقوں سے مسلمانوں کی تعداد کم کرنے اور ہندوؤں کی تعداد بڑھانے میں مصروف ہیں۔ اگر وہ اس قدر کوشش نہ بھی کریں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ ہندوستان میں ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے۔ کہ مسلمان بہرحال ان سے کم ہی ہونگے۔ مگر پھر بھی ان کی کوششوں اور سرگرمیوں کا یہ حال ہے اس کے مقابلہ میں مسلمان ہیں۔ جو تعداد میں ہندوؤں سے بہت کم ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ یہ بات اچھی طرح ان کے ذہن نشین کی جاچکی ہے۔ کہ اپنی تعداد میں اضافہ کا سوال نہایت اہم ہے۔ مگر تاحال انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ غیر اقوام میں تبلیغ کرکے اپنی تعداد کو بڑھانا تو الگ رہا۔ وہ اس امر کا اطمینان کرنے کے لئے بھی کچھ نہیں کر رہے۔ کہ کم از کم ان کی موجودہ تعداد ہی صحیح طور پر درج ہوسکے۔ یہ واضح ہو رہا ہے۔ کہ ہندو حتے الامکان مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں گے لیکن مسلمانوں نے ابھی تک کوئی باقاعدہ نظام قائم نہیں کیا۔ کوئی مبلغ مختلف علاقہ جات میں نہیں بھیجے۔ اور فارم یا اشتہار چھپوا کر شائع نہیں کئے ؛

ہم نے دسمبر کے شروع میں اپنی جماعت کے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ :-

"قوم کا درد رکھنے والے مسلمانوں کو مردم شماری کی اہمیت کا احساس کرا کر اس بات کے لئے آمادہ کریں۔ کہ وہ اپنے میں سے سمجھدار اور ذی اثر اصحاب منتخب کرکے ان کی یہ ڈیوٹی لگائیں۔ کہ مردم شماری کرنے والوں کے ساتھ رہ کر صحیح اندراجات کرائیں"۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا :- کہ

"اگر خدانخواستہ کسی جگہ کے مسلمان اس قدر بے حس اور اتنے خود فراموش ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہونا نہ چاہیں۔ تو وہاں جس قدر احمدی ہوں۔ انہیں اپنے سو کام چھوڑ کر بھی اس سارے بوجھ کو خود اٹھانے کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے"۔

اگرچہ ابھی تک ہمیں معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ ہمارے احباب نے کہاں تک اپنے امام کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ تاہم امید ہے۔ کہ وہ اس اہم کام کو اپنے ہاتھ میں لیں گے اور اسے کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ چونکہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔ یعنی ۲۶ فروری سنہ ۱۹۳۱ء کی رات اس کام کے لئے مقرر ہے۔ اس لئے وہ جلد از جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ صرف ایک رات میں ہی ختم ہوجائے گا۔ لیکن اگر تساہل اور غفلت سے کام لیا گیا۔ تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے ؛

قریبی رشتہ داروں میں ہندوؤں کی شادیاں

ہندو اور خصوصاً آریہ اپنی نادانی اور جہالت سے جو اعتراض اسلام پر کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسلام نے قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنا جائز قرار دیا ہے۔ ان کے اس اعتراض کی بنا یہ ہوتی ہے۔ کہ رشتہ کی جن لڑکیوں کو بہن سمجھا جاتا ہے۔ انہیں بیوی کیونکر بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ ان کی پست فطرتی اور شرارت نفس کی علامت ہے جس کی ذمہ داری ان کے دہرم پر عائد ہوتی ہے۔ جو قریبی رشتہ کی عورتوں کو چھوڑ کر کے باقی تمام کو بیوی کی حیثیت میں خیال کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ ہر ایک غیر محرم عورت کا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو۔ یا غیر رشتہ دار ایک ہی طرح کے احترام کی مستحق ہے۔ اس طرح وہ بنیاد جس پر قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کا اعتراض کیا جاتا ہے باطل ہوجاتی ہے۔ اور اب تو خود ہندوؤں میں قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کا رواج ہو رہا ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۹ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء) لکھتا ہے :-

"موضع مہتہ کے مہتاب رائے کے زمیندار ان اروڑ ونشی ذات کے آہوجہ ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں کسی قدر بارسوخ وسرکردہ سمجھے جاتے ہیں۔ برادری میں بھی انہیں خاص درجہ حاصل ہے۔ ان کے بزرگان کو انگریزی حکومت سے پہلے کی کسی حکومت کی طرف سے دیوان کا خطاب حاصل تھا جس کی بنا پر آج تک آہوجہ ذات کے جملہ افراد دیوان پکارے جاتے ہیں۔ . . . . یہ لوگ اپنی لڑکیوں کے ناطے اروڑ ونش کی دوسری ذاتوں میں دینے کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور دھرم شاستر کے خلاف اپنی ہی ذات اور وہ بھی ایک ہی جدی پشت میں کرنے شروع کردئے ہیں۔ چند یوم ہوئے۔ چند اصحاب نے باہم ناطے کرلئے ہیں"۔

دہرم شاستر کو پس پشت پھینک کر اپنی ہی ذات اور ایک ہی جدی پشت میں رشتے کرکے ان لوگوں نے ثابت کردیا ہے۔ کہ وہ شاستر کی پابندیوں کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے اس اعتراض کو جو ان کی طرف سے مسلمانوں پر کیا جاتا تھا۔ اپنے عمل سے باطل قرار دے رہے ہیں ؛

گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کی غیر موزوں روش

جو لوگ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ مسٹر ایف۔ ڈی ولسن کے نام سے بخوبی واقف ہونگے۔ گول میز کانفرنس کے متعلق ان کے مراسلات اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ مسٹر ولسن مسلمانوں کے مفاد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ایک سے زیادہ مار اسلامی اخبارات کو ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ان کے پھیلائے ہوئے زہر کا ازالہ کریں ؛

مگر یہی صاحب آخر ہندوؤں کی غیر موزوں روش سے تنگ آکر یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ کہ

"ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر جیکر۔ اور راجہ نریندر ناتھ نے دیہاتی بنیوں کی طرح جھگڑا کیا۔ وہ نہ تو مستحسن انداز میں سر تسلیم خم کرنے پر آمادہ ہیں اور نہ مستحسن انداز میں استدلال کرسکے۔ بلکہ ہر موقعہ پر نہایت درجہ تنگ نظرانہ فرقہ وار احساسات کا اظہار کرتے رہے۔ جنہیں انہوں نے چالاکی کے ساتھ جمہوریت کے اصول اور قومیت کے بلند بانگ دعاوی میں چھپا رکھا تھا۔

میں نے کبھی مسلمانوں کے انتہا پسند گروہ کے خیالات کی تائید نہیں کی۔ اور نہ مسٹر جناح کے نکات چاردہ گانہ کی اکثریت کی حمایت کی ہے۔ لیکن میں ہمیشہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ اور فراخ دلانہ سمجھوتے کی ضرورت ہے۔ لازم ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض حصوں میں ان کی پوزیشن کے استحکام کا صاف صاف اعتراف کیا جائے۔ اور ان کے لئے موثر حفاظت کا بلا تامل بندوبست کردیا جائے"

(بحوالہ انقلاب ۱۴ جنوری)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو مندوبین نے گول میز کانفرنس میں جو روش اختیار کی۔ وہ اس درجہ لغو اور دور از انصاف ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو مسلمانوں کے مطالبات کے حامی نہیں "ان کے نہایت درجہ تنگ نظرانہ فرقہ وار احساسات" کو بخوبی محسوس کر رہے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ وہ فی الحقیقت جمہوریت پرست نہیں۔ بلکہ "انہوں نے فرقہ پرستی کو جمہوریت کے اصول اور قومیت کے بلند بانگ دعاوی میں چھپا رکھا ہے"

ان حالات میں گول میز کانفرنس کے موقعہ پر ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہ ہونے کی ساری ذمہ واری تنگدل ہندوؤں پر عائد ہوتی ہے ؛

آریہ سماج اور مورتی پوجا

آریہ سماج اپنے بانی دیانندجی کی تعلیم کو جس سرعت کے ساتھ ترک کر رہی ہے۔ اس کی بیسیوں مثالیں اس وقت تک پیش کی جاچکی ہیں لیکن ان سب سے عبرتناک مثال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج لکھنؤ نے اپنے ایک جلسہ میں علی الاعلان یہ ریزولیوشن پاس کردیا ہے۔ کہ :-

"آئندہ مورتی پوجا کا کھنڈن نہ کیا جائے" (آریہ ویر ۱۱ جنوری)

اس کے متعلق قابل دریافت امر یہ ہے۔ کہ کیا ہندوؤں نے مورتی پوجا چھوڑ دی۔ کیا ہندو مندر انواع واقسام کے بتوں سے خالی ہوگئے اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو مورتی پوجا کا کھنڈن نہ کرنے کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آریوں کے دلوں میں مورتیوں کی پرانی محبت پھر عود کر آئی ہے۔ اور انہوں نے دیانندجی کے کھنڈن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عہد کرلیا ہے۔ کہ وہ آئندہ مورتیوں کے خلاف ایک لفظ نہ کہیں گے ؛

کیا آریہ سماج کی ناکامی کی اس سے بڑھ کر بھی کوئی دلیل ہوسکتی ہے۔

برکاتِ خلافت

(۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل نے حسب ذیل تقریر کی۔ایڈیٹر)

نظام عالم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔کہ دنیا کی کوئی فانی چیز بغیر جانشین کے مکمل نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے

توالد و تناسل کا سلسلہ

قائم کیا ہے۔حیوانات۔ اشجار۔ اور بنی نوع انسان سب میں اولاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کی آئیندہ نسلیں اس کے کام کو سنبھالنے والی نہ ہوں۔پس یہ نہیں ہو سکتا۔کہ روحانی سلسلوں کے بانیوں کو خدا تعالیٰ بغیر جانشین کے چھوڑ دے۔یقیناً ان کے بھی جانشین ہوتے ہیں جو ان کے مشن کو قائم رکھتے اور ترقی دیتے ہیں۔ان کا بویا ہوا تخم خلفاء کے ذریعہ بڑھتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہر ایک صداقت کے دنیا میں منکر بھی ہوتے ہیں۔ حتےٰ کہ خدا تعالیٰ کے بھی منکر ہیں۔اسی طرح

خلفاء کے منکر

بھی ہوتے ہیں۔ان میں سے بعض منکرین نے کہا۔نحن احق بالملک منہ بعض نے کہا۔ انا خیر منہ۔ اور بعض نے کہا۔ اتجعل فیہا من یفسد فیہا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں اشارہ فرمایا ہے۔کہ

نبی کی وفات کے بعد

بعض لوگ منکر ہو جایا کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً و سیجزی اللہ الشاکرین۔یعنی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔کیا تم آپ کی وفات کے بعد مرتد ہو جاؤ گے۔اور اگر ہو گئے۔تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہ کر سکو گے۔ اس میں بتایا ہے۔کہ نبی کی وفات کے بعد ایسے لوگ پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو تمام انبیاء کے سرتاج تھے۔ ایسا ہوا۔ تو اور انبیاء کے بعد ایسا ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی الوصیت میں لکھا ہے۔کہ نبی کی وفات پر دشمن خوش اور مومن تردد میں پڑ جاتے ہیں۔پس اس لحاظ سے یہ موضوع نہایت اہم ہے

خلیفہ کے معنی

خلیفہ عربی زبان کا لفظ ہے۔جس کے معنی ہیں۔الخلیفۃ من یقوم مقام الذاھب و یسد مسدہ یعنی خلیفہ وہ ہے جو جانیوالے کی پوری پوری جانشینی کرتا ہے۔ الخلافۃ۔الامارۃ۔خلف اللہ علیک ای رد علیک مثل ما ذھب۔ جو چیز کسی سے لی جائے۔ اس کا بدلہ۔خلفت الثوب۔ اصلحہ۔

ان تمام معانی کے لحاظ سے ماننا پڑے گا۔کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو جانیوالے کی پوری اور حقیقی جانشینی کرے۔پس خلیفہ کے متعلق یہ کہنا۔کہ وہ بانی سلسلہ کے عقائد کو بگاڑتا ہے۔سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔

خلافت کی ضرورت

بیشک اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی دونوں کی طاقت دی ہے۔لیکن اکثر لوگ اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے بدی کی طرف مائل ہو کر خدا تعالےٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء کا سلسلہ جاری کیا ہے۔تا ان کو راہ ہدایت دکھائیں۔اور اسی سے خلفاء کی ضرورت ثابت ہے۔تا جب انبیاء دنیا سے رخصت ہو جائیں۔اور دوسرے نبی کے آنے کا وقت نہ ہو۔تو اس دوران میں وہ

خدا تعالیٰ کے دین کی طرف

لوگوں کو رہنمائی کریں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔یرید اللہ لیبین لکم و یہدیکم سنن الذین من قبلکم و یتوب علیکم واللہ علیم حکیم۔پھر فرمایا۔یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفاً یعنی انسان ضعیف اور کمزور ہے اور اس کے لئے ہر وقت ٹھوکر کھا جانے کا احتمال ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور خلفاء کا سلسلہ جاری کیا ہے۔حنظلہ ایک صحابی تھے۔ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا میں منافق ہو گیا ہوں۔کیونکہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔تو میرے دل کی کیفیت اور ہوتی ہے لیکن جب بال بچوں میں چلا جاتا ہوں۔تو یہ حالت بدل جاتی ہے۔اس سے معلوم ہوا۔کہ میں منافق ہوں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔کہ اگر یہ بات ہے۔تو پھر میں بھی منافق ہوں۔چنانچہ وہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور سب ماجرا سنایا۔آپ نے فرمایا

یہ منافقت نہیں

اگر ہر وقت یہی کیفیت رہے۔ تو تم سے فرشتے اگر مناسب سمجھیں بس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں یہ حالت ہو سکتی ہے تو بعد میں جس قدر خطرہ ہو سکتا ہے ظاہر ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ

انبیاء کے بعد خلفاء کا ہونا

ضروری ہے۔تا وہ لوگوں کے اندر دینداری اور تقویٰ کی روح قائم رکھ سکیں۔

دوسری ضرورت

یہ ہے۔کہ انبیاء صرف تخم ریزی کے لئے آتے ہیں کیا کوئی باغبان کبھی اس بات کو پسند کریگا۔کہ وہ زمین میں بیج تو ڈال دے۔مگر اس کے لئے کوئی نگران مقرر نہ کرے۔اسی طرح کوئی زمیندار گوارا نہیں کر سکتا۔کہ وہ صرف بیج بکھیر دینے پر ہی اکتفا کرے۔بلکہ اس کی حفاظت کر کے کھیتی کو کمال تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔پس خدا تعالیٰ کسطرح پسند کر سکتا ہے۔کہ انبیاء کے ذریعہ توحید کا بیج تو بووے۔مگر اس کے لئے محافظ اور نگہبان مقرر نہ کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی

الوصیت میں

تحریر فرماتے ہیں۔ "اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے۔اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔

تیسری ضرورت

یہ ہے۔کہ ہر ایک نبی کی وفات کے بعد مخالف سلسلہ کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔اندر سے بھی بعض لوگ مرتد ہو جاتے ہیں۔اور بیرونی قوتیں بھی پورے زور سے اٹھتی ہیں۔جماعت پر یہ سخت ابتلاء کا وقت ہوتا ہے۔اور سخت ضرورت ہوتی ہے۔کہ ان اندرونی اور بیرونی مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی شخص کھڑا ہو۔ ایسے وقت میں انبیاء کے خلفاء ہی مومنوں کے خوف کو امن سے بدلتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امناً۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر مسلمانوں کو

سخت مشکلات کا سامنا

ہوا۔تمام مخالف آمادہ ہو گئے۔کہ اسلام کو مٹا دیں۔ اور کئی ایک اس مقصد کو لے کر اٹھے مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی اور سجاح وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ منافق بھی مقابل پر آ گئے یہود اور دیگر اہل کتاب بھی کھڑے ہو گئے۔ تا اسلام کو نیست و نابود کر دیں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔کہ وہ شخص جس سے اسلام قائم تھا۔دنیا سے جا چکا ہے۔ اس خوف کو مسلمانوں سے کس نے دور کیا۔ اور اسلام کے پودے کو کس نے تر و تازگی بخشی۔ وہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

ہی تھے۔ پس ایسے نازک وقت اور ابتلاء کے موقعہ پر ضروری ہے۔ کہ کوئی جانشین ہو۔ جو نبی کا کامل بروز ہو۔ تا اس وقت کے خوف کو دور کرسکے۔ پھر ایک اور قسم کے خوف کو بھی خلفا دور کرتے ہیں۔ اور وُہ یہ کہ انبیاء کے زمانہ میں ان کے سلسلوں کو ایسی ترقی نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے اس زمانہ میں بعض مخالف انہیں غیر اہم سمجھتے ہیں۔ لیکن بعد میں جب ترقی شروع ہوتی ہے۔ تو پورے زور کے ساتھ دشمن اسے مٹانے کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں بھی ایک خلیفہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ تا اس خوف کو دور کرسکے۔

چوتھی ضرورت

یہ ہے۔ کہ کوئی جماعت ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر متحد نہیں رہ سکتی۔ اور انبیاء کی بعثت کی ایک غرض تنظیم بھی ہوتی ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جماعت کو منظم رکھنے کے لئے خلفا ہوں۔ جن کے ہاتھ پر مومن اسی طرح متحد ہوں جس طرح انبیاء کے ہاتھ پر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں فالف بین قلوبکم آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ انبیاء کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ

لوگوں کو بھائی بھائی بنادیں

اور یہ برادری بغیر خلفا کے قائم نہیں رہ سکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خلافت کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اب ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ تم ملہم نہیں۔ تمہاری کیا ضرورت ہے۔ کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہیں۔ ان کی اسّی کے قریب کتابیں موجود ہیں۔ وُہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے۔ جو خدا تعالٰے کی سنت کا علم نہیں رکھتے۔ اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ علم آدم الاسماء کلھا۔ جب خدا نے سب کچھ آدم کو سکھا دیا۔ تو اب ابراہیمؑ اور نوحؑ کیا لائے۔ جو ماننا ضروری ہے۔ کلھا تو ان کے حق میں آچکا ہے۔ پھر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے پھر دم نقد واقعہ موجود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے۔ خاتم الرسل خاتم الحکام۔ خاتم النبیین۔ خاتم الاولیاء۔ خاتم الانسان ہیں۔ اب ان کے بعد اگر کوئی ابوبکرؓ کو نہیں مانتا۔ تو فرمایا۔ فمن کفر بعد ذالک فاولٓئک ھم الفسقون۔ یعنی جو انکار کرے گا۔ وُہ خدا کی اطاعت سے باہر نکلنے والا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء صلا)

یہی وجہ ہے۔ اللہ تعالٰے نے مسلمانوں کے ساتھ بھی تاکیدی وعدہ کیا ہے۔ کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی اللہ تعالٰی نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وُہ نیکوں کو خلیفہ بنایا کریگا کیونکہ بغیر خلافت کے نبی کی جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اور جس طرح نبی اللہ تعالٰے آپ بناتا ہے۔ اسی طرح

خلفاء بھی خدا ہی بناتا ہے

جو لیستخلفنھم سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی فرماتے ہیں۔

"مجھے خدا نے اس کام پر کھڑا کیا ہے۔ نہ کہ کسی انسان نے۔ میں کسی انسان کی تحریروں کا محتاج نہیں۔ خلافت خدا تعالٰے کے اختیار میں ہے۔ جو انسانوں کے خیالات سے اندازہ لگاکر میری بیعت میں داخل ہوا ہے۔ وُہ فوراً اپنی بیعت کو واپس لیلے۔ اور مجھے خدا پر چھوڑ دے۔ میں مشرک نہیں ہوں۔ مجھے انسانوں کے خیالات کی پرواہ نہیں۔" (القول الفصل صـ۵۷)

اس کے مقابل میں خلافت حقہ کے منکروں نے جو امیر بنایا۔ وُہ کہتا ہے۔"

"اگر جماعت کے لوگ اس پر خوش نہیں۔ تو وُہ اپنے لئے کسی اور امیر کا انتخاب کرسکتی ہے۔ اور میں خوشی سے اس منصب سے الگ ہونے کے لئے تیار ہونگا۔" (پیغام صلح ۲۴ نومبر ۱۹۲۶ء)

یہ ہے۔ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ اور انسانوں کے بنائے ہوئے امیر میں فرق۔ ضروری ہے۔ کہ ایسے وجود بھی مقابلہ پر ہوں کیونکہ

تا نباشد در مقابل روئے مکروہ وسیاہ
کس چہ داند ستے جمال شاہد گلفام را

خلافت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

اب میں خلافت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) من یعیش منکم فیرٰی اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ (مشکوٰۃ صـ۳۰) جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ ایک اور حدیث یہ ہے۔ کہ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما (مشکوٰۃ صـ۳۲۰) یعنی اگر دو دعویدار خلافت ہوں۔ تو دوسرے کو قتل کردو۔ اپنی بیماری کے ایام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ لوگوں نے کہا۔ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ اور اس قدر روتے ہیں۔ کہ مقتدی ضبط نہیں کرسکتے۔ اس لئے عمرؓ کو حکم دیا جائے۔ مگر آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ ابوبکرؓ ہی پڑھائیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپؐ نے نہ صرف خلافت کا وعدہ کیا۔ بلکہ اپنے خلیفہ کا نام بھی بتا دیا۔

صحابہ کا اجماع

اسی تعلیم کا اثر تھا۔ کہ تمام صحابہ نے اتفاق کرکے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی۔ اور صحابہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ بھلا اس شان کے لوگ کبھی ضلالت پر جمع ہوسکتے تھے۔

خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے خلافت کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:

(۱) "تب خدا تعالٰے دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ ...... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہُوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہوگئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانے ہوگئے۔ تب خدا تعالٰی نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔" (الوصیت صـ۵ و ۶)

(۲) "ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق" (حمامۃ البشریٰ صـ۳۷) یعنی پھر مسیح موعودؑ خود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی زمین کی طرف سفر کریگا۔ یہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ پوری ہوئی۔ جبکہ آپ دمشق تشریف لے گئے۔

(۳) پیغام صلح ۲۳ صـ۸ پر فرماتے ہیں:۔ "اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھکر اس پر دستخط کردیں۔ ...... اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے ...... اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں۔ دراصل وُہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وُہ لوگ نہیں ہیں۔ جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔"

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت اور دوسرے لوگوں میں یہ فرق بتایا ہے۔ کہ میری جماعت پراگندہ خیال اور پراگندہ طبع نہیں ہوگی۔ اگر کسی وقت اس جماعت کا بھی کوئی خلیفہ نہ ہو۔ تو یہ جماعت بھی دوسروں کی طرح ہی ہوجائیگی۔ اور یہ امتیاز اُٹھ جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا ذکر

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پہلے خلفاء کے ناموں کی تصریح بھی فرما دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ وکنت اصرخ فی لیلی و نہاری واقول یا رب من انصاری من انصاری انی فرد مھین۔ فلما تواتر رفع ید الدعوات وامتلأمنہ جو السمٰوات۔ اجیب تضرعی وفارت رحمۃ رب العالمین فاعطانی ربی صدیقاً صدوقاً۔ وھو عین اعوانی وخالصۃ خلصانی فی الدین المتین اسمہ کصفاتہ النورانیۃ نور الدین ھو بھیروی مولداً و قریشی ھاشمی نسباً (آئینہ کمالات صفحہ ۵۸۱)

یعنی میں نے دعا کی۔ کہ اے میرے رب میرا کون مددگار ہو۔ کون مددگار ہو۔ میں اکیلا اور کمزور ہوں۔ سو جب میں نے بار بار دعا کی۔ اور اس سے آسمان کی فضا گونج اٹھی۔ تو میری دعا قبول کی گئی۔ اور خدا کی رحمت نے جوش مارا۔ تو مجھے اس خدا نے ایک صدیق دیا جو بڑا راستباز ہے۔ اور میرے تمام دوستوں سے اعلیٰ ہے۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔ اس کی جائے پیدائش بھیرہ ہے۔ اور نسب میں وہ قریشی ہاشمی ہے

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف فرما دیا۔ کہ میرا پہلا خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق کی مثل مولوی نور الدین صاحب ہونگے۔ آگے یہ بھی صراحت کر دی ہے۔ کہ تمام لوگوں کے مالوں کی نسبت حضرت مولوی صاحب کے مال سے مجھے زیادہ مدد ملی ہے۔ اسی طرح جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے مال کے متعلق فرمایا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ذکر

پھر حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کا بھی ذکر فرما دیا ہے۔ چنانچہ پہلے اپنی اولاد کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے" (تریاق القلوب صفحہ ۱۴۵) گویا وضاحت کر دی۔ کہ میری اولاد سے بھی کوئی خلیفہ ہوگا۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ وہ کون ہوگا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں "دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے ۔۔۔۔۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کیلئے بشیر کو بھیجا تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کرکے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے ۔۔۔۔۔۔ اور دوسری قسم رحمت کی۔ جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا ۔۔۔۔۔۔ اور خدا نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ مایشاء"

پھر سبز اشتہار صفحہ ۲۱ پر فرمایا ہے۔ "پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے۔ کہ وہ دوسری قسم کی رحمت میں سے نبوت وغیرہ کو نہیں۔ بلکہ اس فضیلت کو پائیگا۔ جو حضرت عمرؓ کو ملی تھی۔ یعنی وہ حضور علیہ السلام کا خلیفہ ثانی ہوگا۔

یہ شبہ کہ ممکن ہے اس سے مراد کوئی اور بیٹا ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات سے ہی دور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور تریاق القلوب صفحہ ۹۳ پر فرماتے ہیں۔ "محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔"

گویا خود فرما دیا ہے۔ کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے۔ اسی طرح سراج منیر صفحہ ۳۶ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۶ پر بھی سبز رنگ کے اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق آپ کو ہی قرار دیا ہے۔ بلکہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۳ پر تو یہ لکھا ہے "یہ پیشگوئی۔ کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں خلافت کے وجود پر زور دیا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد خلفاء ہونگے وہاں پہلے خلیفوں کے نام بھی ظاہر فرما دئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے قبل ایک الہامی شعر میں فرمایا تھا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

پس اس جماعت کا خلافت پر اجماع ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ سلسلہ خلفاء درست ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک نبی وفات سے پیشتر اپنی پونجی کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی وفات کے بعد کثیر حصہ کو گمراہی پر جمع ہونے کا موقعہ دے

خلافت کے برکات

اب میں خلافت کے برکات کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں خلافت کے برکات دو قسم کے ہوسکتے ہیں۔ اوّل وہ جو انبیاء کی ظلیت اور ان کے تحت میں ہوتے ہیں۔ چونکہ خلفاء نبی کے جانشین ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے وجود سے بھی وہ برکات وابستہ ہوں۔ جو انبیاء کے وجود سے ہوتے ہیں۔ دوم وہ برکات جو انبیاء کے جانے کے بعد ملتے ہیں۔ اور وہ صرف خلفاء سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اب خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔" الوصیت صفحہ ۷

گویا بعض وہ برکات ہوتے ہیں۔ جو انبیاء کے جانے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔

نبی کی ظلیت میں خلافت کے برکات

پہلے میں وہ برکات بیان کرتا ہوں۔ جو نبی کی ظلیت میں خلفاء سے ظہور میں آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاموں کے متعلق فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار کام بیان فرمائے ہیں:۔ (۱) یتلوا علیھم اٰیاتہ۔ یوں تو سب لوگ تلاوت کرتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلاوت کرنے سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکہ قرآن کریم کی فضیلت ضرورت نبوت۔ ضرورت الہام و وحی۔ اور قیامت و جزا سزا وغیرہ پر دلائل بیان فرماتے ہیں۔

مذہبی امور کے دلائل

دوسرے معنے تلاوت آیات کے حق کی تبلیغ کرنا ہے پس خلیفہ کا بھی پہلا کام یہ ہے۔ کہ ان تمام امور کے دلائل بیان کرے۔ اور حق کی تبلیغ کرے۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ برکت جماعت احمدیہ کے خلفاء میں پائی جاتی ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات

اور لیکچروں میں ان تمام باتوں کے دلائل بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔ بلکہ بعض کتابی صورتوں میں بھی انہی ناموں سے شایع ہو چکی ہیں۔

تبلیغ حق

دوسرے معنے تلاوت آیات کے تبلیغ حق ہے۔ سو آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام کے مبلغ ہر علاقہ اور ہر ملک میں موجود ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ اس مقدس خلیفہ کا زمانہ ہے جس نے اپنی تبلیغی تڑپ کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

"میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی حرص تھی۔ کہ اسلام کا جو کام بھی ہو۔ میرے ہاتھ سے ہی ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ میں جب دیکھتا تھا۔ اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا۔ اور دعائیں کرتا تھا۔ کہ اسلام کا جو کام ہو۔ میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو۔ اتنا ہو۔ کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو۔ کہ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ . . . . . . غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو۔ اور میں خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں" (منصب خلافت صلا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا یہ الہام ہے کہ دلدًا صالحًا ذکیًا مبارکًا مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء یظہر بظہورہٖ جلال رب العالمین۔ یعنی میرے اس بیٹے کے زمانہ میں خدا تعالےٰ کے جلال کا ظہور اس قدر ہوگا۔ کہ گویا خود خدا تعالےٰ آسمان سے اتر آیا ہے۔

توحید کی تعلیم دینا

دوسرا کام نبی کا ویزکیہم فرمایا ہے یعنی وہ لوگوں کو توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی صفات کو صحیح رنگ میں پیش کرتا۔ اور لوگوں کو نصائح کرتا۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے حضور ان کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ خلفاء سے بھی یہ کام سرزد ہوں۔ کیونکہ وہ انبیاء کے جانشین ہوتے ہیں۔

حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جو خطبہ پڑھا۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خلفاء خدا تعالےٰ کے صفات کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ:۔ ما محمد الا رسول۔ قد خلت من قبلہ الرسل۔ افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم پڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہی اشارہ فرمایا۔ کہ ہمیشہ زندہ رہنے والی صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہے اس لئے اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء

نے بھی یہ کام کئے اور کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ یہ بڑا ارادہ ہے۔ اور بہت کچھ چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا کے حضور سے ہی سب کچھ آئیگا۔ میرا خدا قادر ہے۔ جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے۔ وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دیگا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو آپ ہی ہے۔ . . . . . پس میں جبکہ جانتا ہوں۔ کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے۔ یہ اسی کا کام ہے۔ اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا۔ خدا نے خود دیا ہے۔ تو وہ انہی رجال کو وحی کریگا۔ جو مسیح موعود کے وقت وحی کئے جاتے تھے۔ پس میرے دوستو! روپیہ کے معاملہ میں گھبرانے اور فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ وہ آپ سامان کریگا۔ آپ ان سعادتمند روحوں کو میرے پاس لائیگا۔ جو ان کاموں میں میری مددگار ہونگی" (منصب خلافت صلا)

دیکھئے خدا تعالےٰ کی ذات پر کتنا ایمان ہے۔ اور جس شخص کو خود اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان ہو۔ وہی اس کی صفات کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ آپ اس پاک وجود کے خلیفہ ہیں۔ جس نے یہ فرمایا ہے

کیا سلائیگا مجھے تو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار

مبایعین اور غیر مبایعین میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کل دعا کی جو فلاسفی بیان کی ہے۔ وہ آپ حضرات سن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور کی دعاؤں کے متعلق ایک دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے۔ کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن ایک بہت بڑا فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں۔ تمہارا اسے فکر ہے۔ درد ہے۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو۔ تو اسے چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم اس انسان کی حالت کا اندازہ کرسکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں بیمار ہوں" (برکات خلافت صہ)

پھر منصب خلافت صلا پر فرماتے ہیں:۔

"غرض دعا کے لئے ایک تعلق کی ضرورت ہے۔ اور میں اس کے لئے اتنا ہی کہتا ہوں۔ کہ خطوط کے ذریعہ یاد دلاتے رہو۔ تاکہ تم مجھے یاد رہو"

کس قدر یزکیہم کی صحیح تفسیر نظر آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں جو روحانیت ہے۔ وہ کہیں اور نہیں ملتی۔ پس جھوٹا اور نادان ہے وہ شخص۔ جو کہتا ہے۔ کہ خلفاء پیر پرستی کی عادت ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں پہلے ہی اس الزام کی تردید فرمادی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا۔ کہ وہ خلفاء میری ہی عبادت کرینگے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیرائینگے۔

تیسرا اور چوتھا کام

نبی کا ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ہے۔ یعنی لوگوں کو شریعت سکھاتا ہے۔ اور پھر اس کی حکمت سمجھاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کو علم دیا جائے۔ تا وہ خدا تعالےٰ کی کتاب کو صحیح رنگ میں پیش کرسکے۔ خلفاء کو بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ علم دیا جاتا ہے۔ جو دوسروں کو نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا۔ کہ اگر مرتدین میں سے کوئی شخص جو پہلے ایک رسّی زکوٰۃ میں دیتا تھا۔ روک لیگا۔ تو میں اس سے ضرور جہاد کرونگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا۔ اور پوچھا۔ کیا ایسی معمولی بات پر آپ جہاد کرینگے آپ نے فرمایا ہاں۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے میرا بھی سینہ اس علم کے لئے کھول دیا۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے خلفاء کو بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے

خاص علم اور معرفت

عطا کی گئی ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی شہادت آئینہ کمالات اسلام میں موجود ہے۔ کہ آپ قرآن کریم کو کس قدر سمجھتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو علم ہے۔ اس سے آپ لوگ بخوبی واقف ہیں۔ چنانچہ آپ نے ابھی کل ہی چیلنج دیا ہے۔ کہ کوئی شخص میرے مقابل پر آئے۔ اور قرآن کی تفسیر لکھے۔ پھر آپ نے اپنی خلافت کے پہلے سال ہی فرمایا تھا۔

"مجھے انسانوں کے خیالات کی پرواہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کریگا۔ پس میں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب ہونگا۔ اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکیگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا۔ ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وُہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے۔ میں لائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ میں کم علم ہوں۔ اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔ میں کمزور ہوں اس کو میں مانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں۔ کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالیٰ نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورہ کا محتاج ہے۔ (القول الفصل ص۵)

حضور کے یہ الفاظ بعینہٖ اسی طرح ہیں۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"اس میں میرا جرم کیا۔ جب مجھکو یہ فرماں ملا۔
کون ہوں۔ تا رد کروں۔ حکمِ شہِ ذی الاقتدار

حکمت سکھانے سے مراد

حکمت سکھانے سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ احکام کی فلاسفی بیان کرتا ہے۔ آج کل سائنسدان نئے نئے اعتراضات اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے کئی بار فرمایا ہے۔ کہ جس رنگ میں کوئی اسلام پر اعتراض کریگا۔ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وُہ اسی رنگ میں مجھے جواب سمجھا دیگا۔ پس یہ برکت بھی جماعت احمدیہ کے خلفاء میں موجود ہے۔

پانچویں برکت

نبی کی یہ بیان کی ہے۔ واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم۔ یعنی انبیاء ایک نظام قائم کرتے ہیں۔ خلفاء بھی اس نظام کو قائم رکھتے ہیں۔ جس سے ایک تو خود اپنی قوم ہر رنگ میں ترقی کرتی ہے۔ اور دوسرے دشمن جماعت کے متحد ہونے کی وجہ سے اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پھر مقابلہ کے وقت منظم جماعت باوجود تھوڑی ہونے کے دشمن پر غالب آجاتی ہے۔ جس طرح جنگ بدر میں ۳۱۳ صحابہ نے ہزار دشمن پر فتح پائی تھی۔ یہ فتح نظام کی بدولت ہی تھی۔ جو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ اس وقت مسلمانوں کو دیکھکر ایک کافر نے اپنے ساتھیوں کو یہ نصیحت کی۔ کہ بہتر ہے۔ ان لوگوں سے مقابلہ نہ کرو۔ کیونکہ مجھے سواریوں پر بجائے انسانوں کے مجسم موت نظر آرہی ہے۔ پس جماعت جب ایک نظام کے ماتحت کام کرے۔ تو بڑے بڑے دشمنوں پر فتح حاصل کرسکتی ہے۔ آج دشمن بھی

جماعت احمدیہ کے نظام کی قوت

سے مرعوب ہے۔ ارتداد ملکانہ میں جماعت احمدیہ کیوں زیادہ کام کرسکی۔ اور اب تک کر رہی ہے۔ صرف اس وجہ سے۔ کہ وُہ ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہے۔

دوسری قسم کے برکات

جو انبیاء کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ وُہ یہ ہیں۔ اشاعت کا کام ان کے زمانہ میں ہوتا ہے جیسے اسلام

خلفاء راشدین

کے زمانہ میں دور دور پھیلا۔ پس یہ برکت ہماری جماعت کو بھی حاصل ہے۔ اور اب احمدیت تمام ممالک میں پھیل رہی ہے۔ ہر علاقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ پہونچ چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئیاں "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا" اور فحان ان تعان و تعرف بین الناس۔ کہ تمام دنیا میں تیری شہرت کی جائیگی۔ اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا۔ پوری ہو رہی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں اس خلیفہ کے زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

بشارت دی۔ کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا۔ دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے۔ اک دل کی غذا دی۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

خلفا کی

ایک اور برکت

یہ ہے۔ کہ وہ مصائب اور مشکلات کو امن سے بدل دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر دہلی کے اخبار کرزن گزٹ نے لکھا تھا۔ کہ اب اس جماعت کا سر کٹ چکا ہے۔ اس لئے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور لاہور میں بھی اور اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی مخالفت کا جو طوفان اٹھا۔ اس میں سے سلسلہ کی کشتی کو کس نے نکالا۔ وُہ حضرت خلیفہ اول کی ذات ہی تھی۔ اس کے بعد آپ کی وفات پر جو حملہ اندرونی و بیرونی دشمنوں کی طرف سے جماعت پر ہوا۔ اس سے جماعت کو محفوظ رکھنے والا کون تھا۔ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے۔

پس خلافت کے تمام برکات جماعت احمدیہ کو حاصل ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ماکان اللّٰہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب۔ یعنی اللہ تعالیٰ مومنین کو اس حالت پر نہیں چھوڑیگا۔ کہ

خبیث اور طیب

اکٹھے رہیں۔ بلکہ ان میں تمیز کردیگا۔ پس خلافت احمدیہ کی ایک برکت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ پاک اور طیب میں امتیاز کردیا۔ اور وُہ لوگ جو گندہ عضو کی طرح تھے۔ انہیں کاٹ کر پھینک دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گروہ کی نسبت پہلے ہی فرما دیا تھا۔

"سو اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں علی مرتضیٰ ہوں۔ اور ایسی صورت واقعہ ہے۔ کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو رد کرنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۸)

پھر فرماتے ہیں:-

"بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائینگے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائینگے۔ پس مقام خوف ہے" (براہین حصہ پنجم ص۸)

پھر حضور علیہ السلام نے رؤیا میں مولوی محمد علی صاحب کو دیکھا۔ اور کہا "آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" (البدر ج ۳ نمبر ۲۹ جون ۱۹۰۴ء)

پھر آپ کو یہ الہام ہوا "اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے" (۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء)

اس سے معلوم ہوا۔ بعض شریر اور خبیث لوگ حضور کے اہل بیت کے مقابل شر کھڑا کرنے والے تھے۔

پس جب خلافت کی اس قدر برکات ہیں۔ اور اس کی عظمت ایسی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولوا الامر منکم کے ماتحت ہم لوگ خلفاء کی پوری پوری اطاعت کریں۔ آیت استخلاف میں بھی

خلفاء کی اطاعت

کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کے منکروں کو فاسق کہا گیا ہے۔ پس ان کے دامن سے وابستگی نہایت ضروری ہے۔ بعض نادان کہدیا کرتے ہیں۔ کہ کیا خلیفہ سے غلطی نہیں ہوسکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میرے پاس دو جھگڑا کرنے والے آتے ہیں۔ اور عین ممکن ہے میں کوئی غلط فیصلہ کردوں۔ مگر باوجود اس کے قرآن کریم میں ہے۔ لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم گویا باوجود امکان غلطی کے اس قدر تاکید کی ہے۔ غلطی کا امکان ہوسکتا ہے۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اس کی اطاعت نہ کریں۔ پس جو شخص اپنے ایمان کو کامل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دامن خلافت سے وابستہ ہو

افریقہ کے احباب توجہ فرمائیں

چونکہ دفتر محاسب میں روپیہ کی سلسلہ کے کاروبار کیلئے از حد ضرورت رہتی ہے۔ لہٰذا ڈرافٹ یا چک بھیجنے والے احباب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر چک یا ڈرافٹ کی بجائے منی آرڈر ارسال فرماویں۔ تو بہت اچھا ہو۔ کیونکہ چک کے کیش کرانے میں ایک مدت لگ جاتی ہے۔ جب تک چک لاہور کسی بنک میں بھیج کر کیش نہ کرایا جائے۔ اس کا روپیہ داخل نہیں کیا جاسکتا۔ خصوصاً وہ ڈرافٹ یا چک جو افریقہ سے آتے ہیں۔ ان کے کیش کرانے میں قریباً ایک ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔ گویا افریقہ سے روانہ کئے ہوئے چک کا روپیہ تاریخ روانگی سے دو ماہ کے بعد ملتا ہے۔ اس طرح سے افریقہ میں اس کی رسید خزانہ تین ماہ کے بعد مل سکتی ہے۔ اتنے عرصہ میں احباب افریقہ کو رسید نہ ملنے کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ اس میں دفتر محاسب کا قصور نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب تک دفتر محاسب کو چک یا ڈرافٹ کا روپیہ کیش ہو کر نہ ملے۔ اس کی رسید نہیں جاری کی جاسکتی۔ پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ خصوصاً افریقہ کے دوست جو چک یا ڈرافٹ کے ذریعہ روپیہ ارسال کرتے ہیں وہ اگر بجائے چک یا ڈرافٹ کے منی آرڈرز یا پوسٹل آرڈر کے ذریعہ روپیہ روانہ فرمائیں۔ تو اس کا روپیہ فوراً مل سکتا ہے۔ اور اس کی رسید جس دن منی آرڈر ملے اسی دن روانہ کی جاسکتی ہے۔ اس طرح نہ صرف رسید ہی بروقت مل جایا کریگی۔ بلکہ روپیہ بھی جلد مل جایا کریگا۔ یاد رہے کہ برٹش پوسٹل آرڈر کے ذریعہ روپیہ بھیجنے کی صورت میں پوسٹل آرڈر کو کراس نہ کیا جائے۔ کیونکہ جو پوسٹل آرڈر کراس کیا جاویگا اس کا روپیہ بھی ڈاک خانہ ادا نہ کریگا۔ بلکہ کراس شدہ پوسٹل آرڈر کا روپیہ کسی بنک سے ملے گا۔ جس پر اسی طرح وقت صرف ہوگا۔ جس طرح چک یا ڈرافٹ کی صورت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ اعلان خصوصیت سے افریقہ کے احباب کے لئے ہے کہ آئندہ روپیہ بجائے چک یا ڈرافٹ کے منی آرڈر یا برٹش پوسٹل کے ذریعہ دفتر محاسب میں ارسال کیا جائے۔ اور تمام روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ سے بھیجا جائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

دفتر محاسب کا اعلان

تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دفتر محاسب میں منی آرڈرز موصول ہونے پر رسیدات بروقت ارسال کی جاتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے بعض احباب کو رسید نہ ملنے کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اکثر احباب اپنا پتہ ایسا لکھتے ہیں۔ کہ جو پڑھا نہیں جاتا۔ اور اکثر احباب کوپن پر اپنا پتہ خوشخط نہیں لکھتے بلکہ کوپن پر دستخط بھی نہیں کرتے۔ پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نہ صرف کوپن پر پوری تفصیل روپیہ کی ہونی ضروری ہے۔ بلکہ اپنا پورا پتہ بھی خوشخط لکھنا چاہیئے۔ تاکہ منی آرڈر موصول ہونے پر رسید بروقت روانہ ہوسکے۔ دفتر محاسب میں بعض رسیدات ڈیڈ لیٹر آفس سے بوجہ پتہ نا درست اور پورا نہ ہونے کے واپس آجاتی ہیں۔ پس آئندہ تمام احباب نوٹ کرلیں کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ خوشخط لکھا کریں۔ ورنہ رسید نہ ملنے کی شکایت بے جا ہوگی ؛ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

لاہور میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد کرنیکا انتظام کیا جارہا ہے۔ سربرآوردہ حضرات خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہندوستان کے اطبا اور وید صاحبان کو اس عظیم الشان اجلاس کی شرکت کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اجلاس کے ساتھ طبی نمائش کا بھی خاص طور پر اہتمام کیا جارہا ہے۔ لہٰذا جو حضرات اپنی قابل قدر طبی چیزیں نمائش میں داخل کرنیکی خواہش رکھتے ہیں۔ انکو فوراً تیاری شروع کردینی چاہیئے۔ الملتمس [illegible]

سکنی اراضی کی قیمت میں غیر معمولی رعایت

اس سال معمول سے زیادہ رعایت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور رعایت کی میعاد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ یہ رعایت ۲۰ نومبر ۱۹۳۰ء سے ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء تک رہیگی۔ محلہ دار البرکات (بالمقابل ریلوے اسٹیشن) اور محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اصل قیمت دار البرکات میں برلب سڑک کلاں یعنی بازار ریلوے روڈ ۲۵/- فی مرلہ اور اندرون محلہ ۱۲/- اور ۱۰/- فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۲۰/- اور ۱۰/- اور ۸/- فی مرلہ کردی گئی ہے۔ محلہ دار الرحمت میں اصل قیمت ۱۵/- فی مرلہ برلب سڑک کلاں اور اندرون محلہ ۱۰/- اور ۸/- فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۱۲/- اور ۸/- اور ۶/- کردی گئی ہے۔ جو احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ابھی سے آرڈر بھیج دیں۔ کیونکہ بہت تھوڑے قطعات قابل فروخت ہیں۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ یہ رعایت صرف نقد اور یکمشت قیمت ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔ والسلام

خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان

ایک ستّر (۷۰) سالہ بوڑھے کی آواز

سُنو! اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

موسم سرما زوروں پر اور سردی پورے جوبن پر ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی جو سب بیماریوں کی جڑ ہیں۔ یہ موسم سرما کا معمولی سا کرشمہ ہیں۔ اس موسم میں ان عوارض سے شاید ہی کوئی بچتا ہو۔ کہ اگر آپ ان خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ جن کا آخری نتیجہ نمونیہ ہوتا ہے۔ تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اکسیر آپ کو نہ صرف ان عوارض سے ہی بچائیگی۔ بلکہ جملہ جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرے گی۔ کمزور کو زور آور بلا در زور آور کو شاہ زور بنا دیگی اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں خود میری ہی طرف دیکھئے۔ میں ستر سالہ بوڑھا ہوں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بن گیا۔ اگر آپ بھی تنو مند ہو کر اپنی زندگی کو قابل رشک بنانا چاہتے ہیں۔ تو پھر آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کریں۔ یہ میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ چنانچہ

ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی [illegible]

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹری اور طبّی دُنیا

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی ام الامراض ہے۔ خصوصاً جب مسوڑوں میں پیپ پڑ جائے۔ یورپین و امریکن ڈاکٹروں اور یونانی اطبا کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ مسوڑوں کی پیپ اور دانتوں کی دیگر بیماریاں جسم انسانی کے انجن (معدہ) کو خراب کر کے صحت کو برباد کرتی ہیں۔ اس لئے ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ صحت کو قائم رکھنے کیلئے اس مرض متعدی کا تدارک کرے۔ ورنہ معمولی غفلت کا خمیازہ امراض شدیدہ کا سامنا ہو گا۔ افادۂ عام کیلئے ہم نے منجن محافظ دندان ایجاد کیا ہے۔ جو بعد تجربہ امراض دندان کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ دانتوں میں کیڑا لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پانی لگنا۔ درد کرنا۔ گندہ ہونا۔ دانتوں میں سوزش۔ میل جمنا۔ مسوڑوں کا زخمی ہونا۔ پیپ پڑ جانا۔ خون آنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ مسوڑوں کی کھجلی۔ جلن۔ بدبو۔ گوشت خورہ ان سب امراض کیلئے منجن محافظ دندان بے حد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

[illegible] احمد [illegible]

بے روزگاروں کو مژدہ

اگر آپ خوش حال ہونا چاہتے ہو۔ تو کٹ پیس یا امریکن گرم کوٹ کی پر منافعہ تجارت کریں۔ یا اپنی بیوی سے گھر پر کرائیں۔ دھوکہ سے بچو نرخ طلب کرو

پرنس ہوم لمیٹڈ فورٹ کلکتہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کے استعمال سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب انکی نظر بچپن کے زمانے کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض رفاہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔ اکسیر البدن اور موتی سرمہ اکٹھا خریدنے والے کو محصولڈاک معاف اگر فائدہ نہ ہو تو اپنی قیمت فی الفور واپس لو۔ ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان احمدی عمر تقریباً ۱۸ سال برسر روزگار کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ پنجاب کے ضرورت مند اصحاب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں:

ایم۔ اے۔ ابو فضل الٰہی صاحب احمدی
سب پوسٹماسٹر دیپالپور ضلع منٹگمری

تپ دق کا

مجرب سنیاسی نسخہ

عرصہ دراز سے ہزاروں مایوس بیماروں پر تجربہ کی ہوئی دوا ہے حکماء و ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں کو دو ہفتہ میں انشاء اللہ مکمل صحت ہو گی۔ قیمت یعنی لاگت دوائی فی شیشی پانچ روپے ہیں دوائی کی کمائی ہے۔ مگر دولت کی بجائے ثواب کا مطلب ہے

فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ پنجاب

ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اڑھائی سو صفحہ کی کتاب

قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن۔ ۱۳ جنوری۔ ڈیفینس (مدافعت) سب کمیٹی میں اس کے صدر کی بعض پیش کردہ قراردادوں کا ملخص حسب ذیل ہے۔ جدید سیاسی دستور کے نشو و ارتقاء کے ساتھ ساتھ ترقی کے اندازہ کے مطابق مدافعت کا مسئلہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیا جانا چاہئے۔ اور صرف برطانی حکومت ہی کے ہاتھ میں نہ رہے۔ فوج کو ہندوستانی بنانے کی رفتار ترقی کو تیز کرنے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔ اور اس سلسلے میں تمام متعلقہ امور کو پیش نظر رکھا جائے۔ جن سے فوج کے وقار کا مناسب معیار قائم رہ سکے۔ فوجی ہندوستانی امیدواروں کو فوج کے تمام شعبوں میں تعلیم دینے کے لئے بلا تاخیر مزید ایک کالج کھولا جائے۔ لیکن ہندوستانی امیدوار فوجی افسر سینڈہرسٹ۔ وولوچ اور کرینول میں داخل ہونے کے بھی مجاز ہوں۔ یہ کمیٹی ہندوستان میں برطانی فوج کی تعداد کو حتی الامکان کم سے کم کرنے کی بے حد اہمیت کو تسلیم کرتی ہے [illegible] کرتی ہے۔ کہ ماہرین اس مسئلہ کی فوراً تحقیقات کریں۔

—— لنڈن۔ ۱۱ جنوری۔ کل لنکاشائر کے کارخانہ جات پارچہ بافی میں شعبۂ پارچہ بافی کے ۲۵ ہزار بافندے اندر جانے سے روک دیئے گئے۔ تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے فی الحال مصالحانہ گفت و شنید کا سلسلہ منقطع ہو گئی ہے۔

—— پشاور۔ ۱۲ جنوری۔ کابل کے ارک سلطانی میں بم پھٹنے سے ایک آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بم بچہ سقہ کے وقت سے یہاں مستور تھا۔ حال میں ایک معمار اور دو مزدور ارک کی دیواروں کی مرمت کر رہے تھے۔ کہ وہ پھٹ گیا۔

—— لنڈن۔ ۱۲ جنوری۔ آج صبح ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے گول میز کانفرنس کے قریباً ایک سو مندوبین کو قصر بکنگھم میں الوداع کہنے کے لئے شرف باریابی بخشا۔ وزیر ہند نے جب مندوبین کو پیش کیا۔ تو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ نے ہر ایک مندوب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور انہیں الوداع کہا۔

—— لنڈن۔ ۱۳ جنوری۔ فیڈریشن سب کمیٹی کی رپورٹ میں ہندوستان کے فیڈرل نظام حکومت کے متعلق اہم تجاویز ہیں۔ سفارش کی گئی ہے۔ کہ حکمرانی کے اختیارات تاج برطانیہ یا گورنر جنرل کے ہاتھ میں دیئے جائیں۔ اور وزراء کی ایک کونسل ہو۔ جسے گورنر جنرل اپنی مرضی کے مطابق مقرر کرے گورنر جنرل وزراء کو حکومت قائم کرنے کی دعوت دے۔ جب تک اس حکومت کو مجلس مقننہ کا اعتماد حاصل رہے۔ بدستور قائم رہے۔ وہ تمام اختیارات اور ذمہ داریاں جو اس وقت پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ ایک جست میں ہندوستان کو عطا نہیں کی جا سکتیں۔ گورنر جنرل کو اختیار حاصل ہو۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں آزاد ہو۔ اگر دستور اساسی ٹوٹ جائے۔ تو اپنے احکام نافذ کر سکے۔

—— لاہور۔ ۱۳ جنوری۔ آج پھر سنٹرل جیل لاہور میں جدید مقدمہ سازش لاہور کی سماعت سپیشل ٹربیونل کی عدالت میں شروع ہوئی۔ اندرپال گواہ سلطانی نے عدالت سے درخواست کی ہے۔ کہ میرا بیان قلمبند کرنے سے پیشتر مجھے پولیس یا سی آئی۔ ڈی کی حراست سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ جب تک میں پولیس کی حراست میں ہوں۔ آزادانہ شہادت نہیں دے سکتا۔ اور نہ سچ بول سکتا ہوں۔ ان الفاظ سے عدالت کے کمرے میں سنسنی پھیل گئی۔ اور ملزموں نے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

—— لاہور۔ ۱۳ جنوری۔ آل انڈیا ویمنز کانفرنس (جمعیت خواتین ہند) کا دوسرا اجلاس آج صبح ٹاؤن ہال [illegible]۔ بعد [illegible] مرد و عورت کی حالت کے متعلق رپورٹیں پڑھی گئیں۔ بعد دوپہر پھر کارروائی ہوئی۔ اور عورتوں کی تعلیمی ترقی کے متعلق قراردادیں منظور کی گئیں۔

—— لنڈن۔ ۱۳ جنوری۔ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم ہندوستان کی آئینی ترقی کی آئندہ قسط کے متعلق حکومت برطانیہ کی حکمت عملی کا جلد اعلان کرنے والے ہیں۔ یہ خیال روز بروز ترقی پکڑ رہا ہے۔ کہ وزیر اعظم واضح طور پر اعلان کر دینگے۔ کہ مرکز کو مناسب تحفظات کے ساتھ ذمہ واری اور صوبجات کو کامل آزادی عطا کر دی جائیگی۔ مسلم مندوبین نے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا۔ کہ ایک وفد ایک مرتبہ پھر وزیر اعظم سے ملاقات کرے۔ اور مسلم مطالبات پر زور دے۔ اور اس بات سے آگاہ کر دے۔ کہ اگر مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے تحفظ حقوق کے بغیر حکومت نے ہندوستانی دستور اساسی کے متعلق کوئی اعلان کیا۔ تو وہ کانفرنس سے علیحدہ ہو جائینگے۔

—— برہمن بڑیا (ضلع ٹپرہ) ۱۲ جنوری۔ کل عدالت کے احاطہ میں ۲ بجے رات آگ لگ گئی۔ گھاس۔ پھوس کے دو بڑے بنگلے جن میں متعدد افسر رہتے تھے۔ کلیتہً نذر آتش ہو گئے۔ اور متصلہ عدالتوں کو بھی جزوی نقصان پہونچا۔ مردم شماری کے تمام کاغذات جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ بعد میں پولیس نے کانگریس کے دفتر پر حملہ کر دیا۔

—— لنڈن۔ ۱۳ جنوری۔ رائٹر ایجنسی کے صدر نے گول میز کانفرنس کے بعض مندوبین کو ایک ضیافت دی۔

—— بمبئی۔ ۱۲ جنوری۔ جس وقت پولیس تھانہ بھائیداری کے قریب ایک جم غفیر کو منتشر کرنے میں مصروف تھی۔ پولیس سٹیشن کے قریب ایک زور کا دھماکا ہوا۔ تفتیش میں ناریل کے چھلکے۔ روئی اور بارود کے ذرّے ملے۔ کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔

—— نیو یارک۔ ۱۲ جنوری۔ آج پولیس کی ایک جمعیت نے قصبہ ٹیاگ کو مسخر کر لیا۔ اس قصبہ پر دیسی مذہبی دیوانوں نے جو "کلورمس" کے نام سے مشہور ہیں۔ قبضہ کر لیا تھا۔ ان مذہبی دیوانوں نے سٹی ہال پر قبضہ کر کے امریکن جھنڈے کو اکھاڑ کر نذر آتش کر دیا تھا۔ باغی قلعہ بند ہو گئے تھے۔ پولیس نے قلعہ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ باغیوں کے گیارہ اشخاص مقتول ہوئے۔ پولیس کے دو سپاہی ہلاک اور اکیس مجروح ہوئے۔ یہ بغاوت اشتراکی پروپیگنڈا کا نتیجہ تھی۔ "کلورمس" نے ۱۹۲۴ء میں بھی شورش برپا کی تھی۔ اس کے بعد سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ لوگ ایک قسم کی مذہبی مطلق العنانی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

—— دہلی۔ ۱۲ جنوری۔ مسٹر آصف علی ہری کشن کی طرف سے گورنر پر گولی چلانے کے مقدمہ میں بطور وکیل صفائی پیش ہونگے۔

—— ڈھاکہ۔ ۱۲ جنوری۔ آج بعد دوپہر بھوال کورٹ آف وارڈس کا کلرک پستول سے مار دیا گیا۔ اس نے آج امپیریل بنک سے چھ ہزار روپیہ نکلوائے۔ اور سول کورٹ میں تمام رقم سٹیمپ فروش کے حوالے کر دی۔ اس کے بعد وہ سکاری روڈ پر جا رہا تھا جبکہ ریوالور سے تین فائر اس پر کئے گئے۔ ابھی تک حملہ آوروں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

—— بمبئی۔ ۱۳ جنوری۔ آج ہائی کورٹ کے بنچ نے ایک اہم قانونی نقطے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی ملزم کا اقبال جرم کر لینا اس کی سزایابی کے لئے کافی وجہ نہیں۔ تاوقتیکہ استغاثہ جرم کے ثبوت بہم نہ پہونچا سکے۔

—— لاہور۔ ۱۲ جنوری۔ پنجاب کونسل کے بعض ممبروں نے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے۔ کہ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ انارکسٹانہ جرائم کو روکنے کے لئے خاص وسائل پر غور کیا جائے۔

—— ۱۳ جنوری۔ چھاؤنی لاہور میں کپتان کیو وٹ کمانڈ افسر نمبر ا ملٹری ٹرانسپورٹ کمپنی کی بیوی کو ایک سکھ نے نہایت بیدردی کے ساتھ قتل کر دیا۔ مقتولہ کی دو خورد سالہ بچیوں کو بھی شدید زخم آئے۔

—— نئی دہلی۔ ۱۴ جنوری۔ آج چوتھی اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت مسٹر چیٹی شروع ہوا۔ ایک سو گیارہ ممبروں نے حلف وفاداری اٹھایا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)